حضور کی رؤیا۔ مباہلہ معیار عبادت کو بلند کر کے جیتیں

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷ رجون ۱۹۸۸ء بمقام بیت الفضل لندن)

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے درج ذیل آیات تلاوت کیں:

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿۴۵﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۶﴾ (الانعام: ۴۳-۴۶)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے اور ہم تجھ سے پہلے قوموں کی طرف رسول بھیج چکے ہیں اور ان رسولوں کے آنے کے بعد، ہم نے انہیں یعنی منکرین کو سخت مالی اور جسمانی اذیتوں میں گرفتار کر دیا تا کہ وہ عجز اختیار کریں۔ پھر کیوں نہ ایسا ہوا کہ جب ان پر عذاب آیا تو وہ عجز اختیار کر لیتے بلکہ انکے دل تو اور بھی سخت ہو گئے اور شیطان نے اسے جو وہ کرتے تھے خوبصورت کر کے انہیں دکھایا اور پھر جب وہ اس امر کو بھول گئے جو انہیں بار بار یاد دلایا جاتا رہا تو ہم نے ان پر ایک دفعہ پھر رحمت کرتے ہوئے ہر چیز کے دروازے ان پر کھول دیئے یہاں تک کہ جب وہ اس پر خوش ہوئے جو انہیں دیا گیا تھا تو ہم نے انہیں اچانک عذاب میں مبتلا

کر دیا جس پر وہ یکدم ناامید ہو گئے ۔ پس جنہوں نے ظلم کیا تھا ان کی جڑ کاٹ دی گئی اور ثابت ہوا کہ سب تعریفوں کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

ان آیات کا انتخاب میں نے آج کے خطبہ جمعہ کیلئے اس لئے کیا ہے کہ انکا ان گزشتہ خطبات سے تعلق ہے جو میں مباہلہ کے ضمن میں دیتا رہا ہوں۔ مباہلہ اگر الٰہی جماعت کی طرف سے ہو یا نہ ہو انبیاء کے متعلق ان سب وجودوں کے متعلق جنہیں خدا خود بھیجتا ہے اسکی ایک ایسی جاری تقدیر ہے جسے کبھی کوئی دنیا میں تبدیل نہیں کر سکتا۔ نہ پہلے کر سکا ہے نہ آئندہ کر سکے گا۔ اس لئے چاہے کوئی اس مباہلہ کے چیلنج کو قبول کرے یا نہ کرے وہ غیر مبدّل تقدیر الٰہی جس کا قرآن کریم میں ذکر ملتا ہے اس کو میں نے قرآن کریم کے الفاظ ہی میں آج آپ کے سامنے کھول کر رکھا ہے اور اس پہلو سے میرے مخاطب صرف احمدی ہی نہیں بلکہ وہ تمام دنیا کے مسلمان ہیں جو خصوصاً مباہلہ کے چیلنج کے بعد جماعت احمدیہ کے معاملات میں پہلے سے زیادہ دلچسپی لینے لگے ہیں۔ کچھ جستجو اور تعجب کے نتیجہ میں، کچھ اپنی مخالفانہ کارروائیوں پر نظر ثانی کرتے ہوئے متذبذب ہو کر کہ کیا واقعی ہمیں یہ چیلنج قبول کر لینا چاہئے یا نہیں کرنا چاہئے ۔ غرضیکہ مختلف وجوہات کی بناء پر کچھ اس لئے بھی کہ احمدیوں نے جب سے یہ چیلنج سنا ہے مدتوں کے دکھڑے ہوئے دلوں کو اپنے دلوں کے غبار نکالنے کا موقع مل گیا ہے اور وہ جگہ جگہ ان سب کو جوان سے تمسخر کیا کرتے تھے اور استہزا کا نشانہ بناتے تھے۔ ان سب کو مل مل کر انکے گھروں تک پہنچ کر وہ چیلنج پیش کر رہے ہیں اور تمام دنیا سے اس قسم کے خطوط مجھے مل رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں بھی ایک غیر معمولی بیداری پیدا ہوئی ہے اور وہ کامل یقین کے ساتھ یہ سمجھتے ہیں کہ اب فیصلے کا دن آنے والا ہے۔ پس اس پہلو سے جو سوئے ہوئے تھے جو لاتعلق تھے انکو بھی جھنجوڑ کر بیدار کیا جا رہا ہے۔

جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے جماعت احمدیہ کی بقا کا مسئلہ جماعت احمدیہ کی آخری فتح کا مسئلہ اس مباہلہ پر منحصر نہیں۔ اسکا تعلق خدا تعالیٰ کی ایک ایسی جاری تقدیر سے ہے جو ازل سے جاری ہے ابد تک جاری رہے گی وہ پہلا انسان جسے خدا نے اپنی طرف سے نمائندہ بنا کر بھیجا تھا اسکے حق میں یہ تقدیر جاری فرمائی اور پھر ہمیشہ یہ تقدیر ہر اس انسان کے حق میں جاری ہوتی رہی جس کو خدا تعالیٰ نے

اپنی طرف سے کسی امر پر مامور فرما کر بھیجا۔ پس حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ﴿۴۳﴾ کہ صرف تیرے ساتھ یہ معاملہ نہیں یہ تقدیر عام ہے جس کسی کو بھی میں بھیجتا ہوں بھیجنے کے بعد اس قوم پر جس قوم میں وہ بھیجا جاتا ہے کئی قسم کی تکلیفیں بھی میں نازل کرتا ہوں۔ انہیں جھنجوڑتا ہوں، انہیں بیدار کرنے کی کوشش کرتا ہوں تا کہ وہ سمجھیں اور غور کریں کہ جو کچھ انکے ساتھ ہو رہا ہے یہ کسی غیر معمولی واقعہ کی بناء پر ہے۔ کوئی ایسی بات ظہور ہوئی ہے جسے ہم نے نظر انداز کر دیا ہے اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی ہم پر دن بدن بڑھتی چلی جاتی ہے۔ یہ وہ وجہ ہے ورنہ عذاب دینا مقصود بالذات نہیں، تکلیف پہنچانا اللہ تعالیٰ کے منشاء میں داخل نہیں اور اس مضمون پر پہلے بھی میں ایک دفعہ تفصیلی روشنی ڈال چکا ہوں کہ نہ بے دینوں کو تکلیف پہنچانا تقدیر الٰہی ہے نہ ایمانداروں کو تکلیف پہنچانا تقدیر الٰہی ہے۔ جب بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے تکلیف نازل کی جاتی ہے تو کسی مقصد کی خاطر۔ اگر اپنوں اور پیاروں کو تکلیف دی جائے تو وہ مقصد انکے حق میں اچھے حالات پیدا کرنے کا موجب بنتا ہے، انکے حق میں خدا تعالیٰ کے پیار کو دنیا کے سامنے مزید ظاہر کرنے کا موجب بنتا ہے اور ان کی ہر تکلیف کو ایک باقی رہنے والی، جاری رہنے والی آسائش میں تبدیل کر دیا جاتا ہے اور ہر ان کا آنے والا دن ان کے ہر گزرے ہوئے دن سے بہتر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس کے برعکس اس آیت کریمہ سے پتا چلتا ہے کہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوؤں کا انکار کرتے ہیں اور اس پہ اصرار کرتے ہیں ان کو بھی تکلیفیں دی جاتی ہیں اور وقتی طور پر انکی تکلیفوں کو بھی اٹھا لیا جاتا ہے لیکن پھر ایک ایسا وقت بھی آتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا آخری فیصلہ ان کے متعلق ظاہر ہو جاتا ہے اور یہ سلوک ہمیشہ منکرین سے ہوا ہے ماننے والوں کے ساتھ نہیں ہوا۔ چنانچہ اس سلوک کا آخری نقطہ خدا تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وہ قومیں جو ظلم کرتی ہیں، وہ قوم جس نے ظلم کیا ان کی جڑیں کاٹ دی گئیں، ان کو بنیادوں سے اکھیڑ دیا گیا گویا ہمیشہ کیلئے انکی طاقت کے چشمے ان سے کھینچ لئے گئے اور خشک کر دیئے گئے اور اس کے بعد پھر انہیں سر اٹھانے کا موقع نہیں ملا۔ یہ وہ تقدیر ہے اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سچے ہیں جیسا کہ ہم کامل یقین رکھتے ہیں کہ آپ سچے ہیں، اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اُسی رسولؐ کے غلام اور عاشق ہیں

جس پر یہ آیت نازل ہوئی اور جس کو مخاطب کرتے ہوئے خدا نے یہ مضمون کھولا اور ہم کامل یقین رکھتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سچے ہیں اور اسی رسول کے متبع، اسی کے ماننے والے، اسی کے عاشق صادق ہیں اور اگر آج خدا تعالیٰ نے آپ کو بھی انہیں مقاصد کیلئے بھیجا ہے جن مقاصد کو پورا کرنے کیلئے خدا اس سے پہلے انبیاء کو بھجواتا رہا ہے تو پھر یقیناً آپ دیکھیں گے کہ یہی مضمون پھر جاری ہوگا۔ پہلے بھی جاری ہے لیکن افسوس کہ آنکھیں ابھی تک بند ہیں لیکن پھر جاری ہوگا اور زیادہ آنکھیں کھولنے کا موجب بنے گا یہاں تک کہ اگر خدانخواستہ ظلم کرنے والی قوم ظلم سے باز نہ آئی اور عبرت کے نمونے دیکھ کر عبرت نہ پکڑی تو پھر خدا تعالیٰ کی آخری تقدیر ان کے حق میں ضرور ظاہر ہوگی لیکن مباہلہ کی وجہ سے ممکن ہے کہ وہ تقدیر جو بعد کیلئے مقرر تھی پہلے لے آئی جائے اور اسکے دن آگے کر دیئے جائیں۔

اس لئے اس مباہلہ کو صرف اس رنگ میں استعمال نہ کریں کہ گویا آپ کا دل ٹھنڈا ہو گیا اور آپ نے ذمہ داری کسی دوسرے کے سر پر ڈال دی اور یہ کہہ کر کہ مباہلہ ہو گیا اب بری الذمہ ہو گئے۔ میں اس پہلو پر اب روشنی ڈالنی چاہتا ہوں کہ مباہلہ کے بعد آپ کی ایک بہت ہی اہم ذمہ داری ہے، ہم سب کی ایک اہم ذمہ داری ہے، ساری جماعت کو اس ذمہ داری کو ادا کرنا ہوگا اور وہ ذمہ داری خدا تعالیٰ نے رؤیا میں مجھے دکھائی اور وہ آج میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

پہلے جب مباہلہ کا مضمون میرے دماغ میں ڈالا گیا تو آج سے چار خطبے پہلے میں نے اسکا آغاز کیا اور تمہید باندھی اور بتایا کہ مباہلہ کیا ہوتا ہے تو اسکے دو تین دن کے بعد ہی بجائے اسکے کہ مجھے مباہلہ کے متعلق کوئی خواب آتی ایک ایسی رؤیا دکھائی جو غیر معمولی قوت کی حامل تھی لیکن اس وقت مجھے سمجھ نہ آئی۔ صبح جب غور کیا تو پھر سمجھ آئی کہ اس کا تعلق دراصل مباہلہ سے ہی ہے۔

رؤیا میں میں نے دیکھا کہ میں ایک خطبہ دے رہا ہوں اور مخاطب کون ہیں، کہاں ہیں، کتنے ہیں، یہ پیش نظر نہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے جیسے کل عالم کی جماعت کو میں خطبہ میں مخاطب کر رہا ہوں اور وہ جماعت سامنے بیٹھی ہوئی دکھائی نہیں دے رہی اور اتنا جوش ہے اس خطبہ میں، اس طرح قوت کے ساتھ وہ خود بخود جاری ہے جیسے بھرپور دریا بلندی سے بہاؤ کی طرف قوت کے ساتھ بہتا ہے اس کے سارے الفاظ تو یاد نہیں لیکن اسکی شوکت سے میرا بعض دفعہ جسم کا ذرہ ذرہ کانپنے لگتا تھا اور مضمون صرف یہ تھا کہ عبادت کرو اور عبادت کے حق قائم کرو اور نمازیں پڑھو اور بعض جو اس کے حصے

ہیں اس کا مضمون مجھے یاد ہے اگر چہ الفاظ بالکل بعینہ مجھے یاد نہیں ہونگے مثلاً ایک موقع پر میں نے بڑی زور سے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اگر تم یہ خیال کرتے ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی وجہ سے تم آسمان پر نجات یافتہ لکھے جاؤ گے تو یہ خیال غلط ہے جب تک زمین پر تم خدا کی عبادت کو قائم نہیں کرو گے میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آسمان پر بھی تم نجات یافتہ نہیں لکھے جاؤ گے اسلئے زمین پر عبادتوں کو قائم کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنے کا مقصد یہ تھا کہ خدا کی عبادت کو از سر نو قائم کریں۔ پس اگر تم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچے خادم ہو، اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ سچی وفا کرتے ہو تو زمین پر اس خدا کی عبادت کو قائم کرو جو آسمان پر ہے۔ پھر میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تم آسمان پر خدا کے عبادت گزار بندوں میں لکھے جاؤ گے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نجات یافتہ جماعت میں داخل ہو گے۔

بالکل اسی مضمون کو شاید چند الفاظ کی تبدیلی سے میں نے خواب میں اپنے آپ کو جماعت کے سامنے پیش کرتے ہوئے دیکھا اور ایک لمبا خطبہ تھا پورے الفاظ تو مجھے یاد نہیں لیکن یہ مجھے معلوم ہے مسلسل عبادت کے متعلق تھا۔ چنانچہ بعد میں میں نے جب غور کیا تو علم ہوا کہ اسکا تو مباہلہ سے گہرا تعلق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کا معاملہ جماعت کی سچائی کے معاملہ کے ساتھ وابستہ ہے۔ اگر جماعت جھوٹی ہو جائے تو تب بھی خدا مباہلہ میں کوئی کھلا کھلا نشان نہیں ظاہر فرمائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مباہلہ کے چیلنج دیئے۔ وہ جنہوں نے قبول کیے وہ عین خدا کی منشاء کے مطابق ہلاک ہوئے اور عبرت کا نشانہ بنے۔ یہ دور تھا جو اپنے وقت میں بہار دکھا کر چلا گیا۔ یہ دور اب بھی ہے اور آئندہ بھی رہ سکتا ہے اگر اپنے اعمال میں وہ تقدس پیدا کرو، وہ پاکیزگی پیدا کرو۔ اگر خدا سے تعلق میں وہ روابط پیدا کرو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیدا کئے اور جماعت میں پیدا کرنا چاہتے تھے اور اس **تقدس اور ان روابط کی جان نماز** ہے۔ اگر نماز کے ذریعہ خدا سے تعلق قائم نہ رکھا جائے تو انسان کی کچھ بھی حیثیت اسکی نظر میں نہیں رہتی اور مباہلہ تفریق کرنے کیلئے ہوتا ہے، مباہلہ تمیز کرنے کیلئے ہوتا ہے۔ اگر کوئی جماعت خدا کی عبادت کو قائم نہیں کر رہی تو اسکی خاطر غیروں کے ساتھ کوئی تفریق نہیں کی جائیگی۔

میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں عبادت کا معیار ہر جگہ، ہر جگہ تو

نہیں مگر اکثر جگہ غیروں کے مقابل پر اونچا ہے۔ بعض ایسے علاقے ہیں جہاں شدت کے ساتھ روایتاً نمازوں کے ظاہر پر سختی کی جاتی ہے اور انکے مقابل پر افسوس کی بات یہ ہے کہ بعض دوسرے علاقوں کے احمدی اپنی روایتاً سستی کی وجہ سے نمازوں کی طرف اتنی توجہ نہیں دیتے۔ اس لئے میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ دنیا میں ہر جگہ احمدی کی نماز کا معیار غیر احمدی کے نماز کے معیار سے اونچا ہے۔ اگر باطنی معیار اونچا ہو بھی تو وہ اللہ بہتر جانتا ہے لیکن ظاہری معیار کے لحاظ سے ہر جگہ اونچا نہیں۔ اسی طرح ایک دفعہ میں نے پہلے بھی توجہ دلائی تھی کہ بعض فرقوں میں بھی نماز کا معیار بعض احمدیوں سے جو بعض خاص علاقوں میں بستے ہیں یقیناً اونچا ہے۔ مثلاً میمن ہیں اور اسی قسم کی بعض قومیں ہیں جو نمازوں پر بہت سختی کرتی ہیں۔ وہابی فرقہ ہے وہ نمازوں پر بہت سختی کرتا ہے۔ سعودی عرب میں نماز کے ظاہر کے قیام کا جہاں تک تعلق ہے وہ معیار کافی بلند ہے۔ اگر چہ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ظاہر کچھ چیز نہیں لیکن یہ کہنا کہ باطن ہے ظاہر نہیں یہ بھی بالکل جھوٹ ہے۔ **ظاہر ہو اور باطن نہ ہو یہ تو تسلیم کیا جاسکتا ہے لیکن یہ قابل تسلیم نہیں کہ تمہارا ظاہر نہیں ہے لیکن باطن ہے یہ جھوٹ ہے اس لئے ہر احمدی کو اپنے ظاہر کو بھی قائم کرنا ہوگا** اور اسلام عبادت کے معاملہ میں جو تقاضے احمدی سے کرتا ہے انہیں پورا کرنا ہوگا اور تمام دنیا میں عبادت کے معیار کو بڑھانا ہوگا۔

اس معاملہ پر غور کرتے ہوئے مجھے ضمناً یہ خیال آیا کہ اس سے بھی ایک قسم کے سچ اور جھوٹ میں واضح تمیز ہو جائیگی کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے کیونکہ عجیب اتفاق ہے یا تقدیر ہے کہ انہیں دنوں میں صدر پاکستان ضیاء الحق صاحب نے نمازوں کے مضموں کو اٹھایا ہے اور اپنی تقاریر میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ اب ہم سزائیں دے کر اور جبراً نمازیں پڑھائیں گے اور باقاعدہ حکم نامے جاری ہوئے ہیں دفاتر میں کہ باقاعدہ نمازوں کی حاضری لگائی جائے اور سزائیں دی جائیں ان لوگوں کو جو نمازیں نہیں پڑھتے ۔تو دوطرح کے نمازوں کی طرف بلانے والے آج دنیا کے سامنے کھڑے ہیں۔ ایک وہ ہے جن کو ایک ملک میں بھی کوئی جبر اور قوت کی دسترس حاصل نہیں۔ کسی ایک ملک کے ایک حصہ پر بھی کوئی حکومت حاصل نہیں اور اس کے ماننے والوں اور اسکے پیچھے چلنے والوں کی جماعت دنیا کی ۱۱۴ ممالک سے زائد کے علاقوں میں پھیلی پڑی ہے اور محض اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے انکے عہد وفا پر اعتماد کرتے ہوئے وہ کامل یقین کے ساتھ یہ جانتا ہے کہ جب وہ یہ آواز بلند کرے گا خدا کے نام پر کہ

نمازوں کے معیار کو بڑھاؤ تو تمام دنیا سے ابراھیمی طیور کی طرح خدا کی پاک روحیں دوڑتی چلی آئیں گی اور لبیک لبیک کی آوازیں بلند ہونگی اور دنیا کے ہر کونے میں احمدی کی نماز کا معیار بلند ہونا شروع ہو جائیگا۔ دوسری طرف ایک نمازوں کی طرف بلانے والا ایسا ہے جس کو ایک ملک میں پوری جبروت حاصل ہے۔ تمام وہ استبداد کی طاقتیں جو ایک آمر کو حاصل ہونی چاہئیں جسکی پشت پناہی پر ملک کی فوج کھڑی ہو وہ ساری قوتیں اسکو حاصل ہیں اس نے بھی اعلان کیا ہے کہ میں نماز کو قائم کرنا چاہتا ہوں لیکن اس کا اعلان دلوں پر حکومت کرنیوالا اعلان نہیں۔ وہ بدنوں پر حکومت کرتے ہوئے نماز کو قائم کرنیکا دعویٰ کر رہا ہے۔ اب آپ دیکھیں اور دنیا بھی دیکھے گی کہ کس نماز کا اعلان زیادہ اثر دکھاتا ہے اور کس کی نماز کی طرف بلانے کے نتیجہ میں کثرت سے لوگ دوڑتے ہوئے عبادت کیلئے خدا کے حضور حاضر ہوتے ہیں۔

پس یہ مباہلہ ایک عجیب شان میں ایک دوسری شان سے بھی ظاہر ہوگا اور نمازوں کے ذریعہ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں خدا تعالیٰ سے غیر معمولی قوت اور برکت پائیگی اور خدا تعالیٰ کی طرف سے آسمان سے اس کے لیے ہر رنگ میں تائید نازل ہوگی وہاں دوسری طرف خود نمازیں پڑھنے کا نمونہ اور خدا کے نام پر ایک آواز کو سنتے ہوئے لبیک کہتے ہوئے عبادت کے معیار کو ہر جگہ بلند تر کر دینا ایک ایسا ظاہری سچائی کا نشان ہوگا کہ اسکے مقابل پر کوئی اور نشان ایسی چمک نہیں دکھلا سکتا۔ کھلا ہوا روشن نشان جس طرح سورج چڑھ جاتا ہے اس طرح کا یہ عبادت کا نشان ہے جو جماعت کے حق میں ظاہر ہوگا۔ تو اس پہلو سے میں تمام جماعتوں کو متوجہ کرتا ہوں کہ اپنے گھروں کا جائزہ لیں۔ جہاں عبادت میں کمزوری ہے اُس کمزوری کو دور کریں، جہاں بچے نماز نہیں پڑھتے وہاں انہیں باقاعدہ نماز کی طرف متوجہ کریں، جہاں بڑے نماز نہیں پڑھتے وہاں ان بڑوں کو نماز کی طرف متوجہ کریں، جہاں عورتیں نماز نہیں پڑھتیں انکو متوجہ کیا جائے، جہاں مرد نماز نہیں پڑھتے انکو متوجہ کیا جائے۔ بیویاں خاوندوں پر نگران ہو جائیں اور خاوند بیویوں پر، ماں باپ بچوں پر نگران ہو جائیں اور وہ بچے جن کو خدا تعالیٰ نے خاص تقویٰ عطا کیا ہے اور خاص محبت بخشی ہے اور وہ پہلے ہی نمازوں کی طرف خاص طور توجہ دیتے ہیں وہ اپنے ماں باپ پر نگراں ہو جائیں اور یہ امر واقعہ ہے کہ ایک دفعہ نہیں متعدد مرتبہ مجھے بعض احمدی بچوں نے بڑے دردناک خطوط لکھے ہیں کہ ہمارے ماں باپ نماز سے غافل ہیں یا ہماری ماں نماز سے غافل ہے یا ہمارا باپ نماز سے غافل ہے اس کے لیے دعا کریں۔

معلوم ہوتا ہے وہ بچے خود نمازیں پڑھتے تھے ورنہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ خود بھی نہ پڑھتے ہوں اور اپنے ماں باپ کیلئے نمازوں کی دعا کی درخواستیں کر رہے ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے یقین ہے کہ اس کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ تمام دنیا میں جب نماز کے جہاد میں مشغول ہو جائیگی تو ان نمازوں میں خصوصیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھے گا، ان نمازوں میں دعاؤں کی توفیق ملے گی۔ مباہلہ کے مضمون پر غور کریں گے اور پھر خدا سے مدد مانگیں گے۔ ایک نالی آسمان کی طرف جاتی ہوئی خدا کی رحمت سے بھر پور نہیں ہوگی بلکہ لکھوکھہا احمدی دلوں سے اٹھنے والی نالیاں آسمان سے تعلق قائم کریں گی اور خدا کی رحمت کا دودھ ان پر نازل ہوگا اور وہ بھر کر چلیں گی۔ یہ ہے وہ تصور جو میں نے باندھا ہے کہ اگر جماعت احمدیہ نماوزں کو قائم کرے اور عبادت کی طرف متوجہ ہو تو گویا جگہ جگہ جس طرح بڑ کے درخت سے شاخیں نیچے اترتی ہیں اور زمین سے تعلق قائم کر کے وہ زمین کا رس چوسنے لگتی ہیں اسکے برعکس نظارہ جماعت احمدیہ دکھائے کہ ہر زمین پر عبادت کرنے والے کے دل سے ایک نالی اٹھے، ایک شاخ بلند ہو جو آسمان سے اپنا تعلق قائم کرے اور آسمان کی رحمت کا رس چوسنے لگے۔ یہ نظارہ اگر آپ سچا کر دکھائیں اگر تمام دنیا میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ خدا کی سچی عبادت کرنے والے احمدی **پہلے سے بہت بڑھ کر خدا کی عبادت کی طرف متوجہ ہوں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ کل نہیں، آج آپ یہ مباہلہ جیت چکے ہیں۔ خدا کی وہ تقدیر تو بہر حال ظاہر ہوگی کہ جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔ آپ کا مباہلہ ہو یا نہ ہو خدا تعالیٰ یہ فیصلہ کر چکا ہے کہ بڑے زور آور حملوں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کو تمام دنیا پر ثابت کر کے دکھائے۔ یہ خدا کی تقدیر ہے اس میں نہ آپ کا کوئی دخل ہے نہ میرا کوئی دخل ہے، نہ آپ کی کوئی مجال ہے نہ میری کوئی مجال ہے مگر ہاں عبادت کے ذریعہ خدا کی رحمت** کی تقدیر کو جلد تر ظاہر کرنے اور روشن تر صورت میں ظاہر کرنے کیلئے ہمیں بہت محنت کی ضرورت ہے۔

میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام احمدی گھروں میں خصوصیت کے ساتھ اسکی طرف توجہ دی جائیگی۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ رمضان جو ابھی چند دن پہلے آ کر گزر گیا تھا، عبادت کے لحاظ سے دوبارہ ہر احمدی گھر میں لوٹ آئے گا اور وہاں ٹھہر جانے کیلئے آئے گا، وہاں بس رہنے کیلئے آئے گا اور جہاں تک عبادتوں کا تعلق ہے یہ رمضان دائمی ہوگا اور کبھی احمدیوں کے گھروں کو چھوڑ کر واپس نہیں جائیگا۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین۔